

- 1 سب سے پہلے تو ہم سوال کرنے والی بہن کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، یہ ایک ایسی مسامتہ و خوشنیتی ہے جس کے لیے مال اور جان سب کچھ لٹانی جاتی ہے، اسلام کی نعمت کے ساتھ ہر غم اور پریشانی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی کوئی قیمت نہیں رہتی۔
- 2 سائلہ بہن کا یہ کہنا کہ: وہ ایک مسلمان شخص سے محبت کرتی ہے:

بھی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ بھی اسی طرح حرام قسم کے تعلقات اور فحاشی میں پڑ جائے جس طرح دوسری عورتیں پڑی ہوئی ہیں، اور وہ اس محبت کی دلدل میں بھٹس جائے جس کے بارہ میں پڑھا اور سنا جاتا ہے، یہ تو شیطان کی چال اور تھمتھڑہ ہے جسے وہ مزین کر کے پیش کرتا ہے، اور غالباً اس کسی کو بھی کوئی لڑکی پسند آنے اور اچھی لگے تو اس کے لیے صرف ایک ہی حل ہے کہ وہ لڑکی کے ولی سے اس کی رشیدہ طلب کرے تاکہ اس سے عقد نکاح کر کے تعلقات قائم کرے۔

اسی طرح بہت سارے نئے مسلمانوں میں ہم نے بہت خیر و بھلائی دیکھی ہے جو خاندانی مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ نئے مسلمانوں میں کسی گناہ زیادہ ہوتی ہے!

نئے کا یہ معنی نہیں کہ وہ ایسا نہیں ہوگا اور اسی طرح خاندانی اور پرانا مسلمان ہونے کا یہ معنی نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا ہے، بلکہ اس میں تو توفیقی اور عمل صالح کا اعتبار کیا جائیگا، لیکن پہلے سے اللہ کی عبادت کرنا اور اسلام میں سمجھتے لے جانے کی سمجھت باقی رہے گی۔

4 اس میں کوئی مانع نہیں کہ آدمی کی شادی کا اس کے والدین کو علم نہ ہو، اور خاص کر جب اس کی شادی ایسی لڑکی سے ہو جس میں اس کی مصیبت پائی جاتی ہے، اور اس کی ممانعت کرنے اور مشکلات میں ساتھ دینے والے تو بہت ہی کم ہوں۔

بہت ہیں تو عورت کا ولی معتبر ہے نہ کہ مرد کا، اگرچہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ مرد کے گھر والے بھی اس عورت سے شادی پر موافق ہوں تو بہتر ہے اور اس کے لیے انہیں راضی کیا جائے کیونکہ اس میں بہت بڑی مصیبت پائی جاتی ہے جو کہ شادی کے معاملہ کو خیر رکھنے میں مفید ہو سکتی ہے۔

5 خاوند کا یہ کہنا کہ وہ والدین کو دین اسلام کی دعوت دینا چاہتا ہے، یہ بہت اچھی بات اور ایک اچھا عمل ہے اللہ اس کی توفیق دے، ہماری دعا ہے کہ اللہ اس کی ممانعت فرمائے، اور ان کے بندہ مجرم والد کے شر سے انہیں محفوظ رکھے۔

ان دونوں کو نصیحت کرتے ہیں اگر ان کی شادی ہو جائے اگر والدین کو دین اسلام کی دعوت دینے کے نتیجے میں انہیں کافر عدالتوں میں گھسیٹا جانے کا باعث ہو تو پھر وہ والدین کو دعوت اسلام دینے کے معاملہ کو واضح اور ظاہر مت کریں بلکہ اس میں حکمت سے کام لیں۔

6 سوال کرنے والی عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی شادی خود مت کرے چاہے وہ کنواری نہیں ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ اسے اس کی اجازت نہیں دیتی، اور اگر اس کا کوئی معتبر شریعی ولی نہیں ہے تو قاضی یا اس کا قائم مقام جو مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار ہے ولی ہوگا، مثلاً اسلامک سینٹر کا چیرمین، یا ایز

7 ان دونوں کو اپنی اس مشکلات میں اور خاص کر سائلہ بہن کو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے، اور ہر ایک کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ بھانڈا نہ تو تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرماتا ہے، اور اس کے لیے مشکل اور تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، انب

دنے جو مشکل بنائی وہ بھی اسی طرح ہے، ہم اسے پھر یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بچوں کو دین اسلام کی دعوت دینے کے معاملہ کو واضح مت کرے تاکہ یہ اس کے نتیجے میں ان کا والد کوئی ایسا کام نہ کرے جس کا انجام ایسا نہ ہو، اور اگر اس سے کسی بھی قسم کا شک پیدا ہو کہ وہ کوئی نقصان دینا چاہتا ہے تو فوراً پولی

8 اور اگر شادی کی بنا پر بچوں کی پرورش کا حق ہو تو پھر ہم اسے شادی کرنے کا مشورہ نہیں دیتے کہ کہیں وہ دونوں بچے جہنم کا ایندھن نہ بن جائیں، لیکن اگر اس عورت کو اپنے متعلق نہ شہ ہو کہ وہ فحش کام کر بیٹھے گی تو پھر اس مسلمان شخص سے شادی کر سکتی ہے، اور اس میں شادی

نہ اس لیے کہ اسے سسرکاری طور پر اندراج اور اعلان کرنا لازم نہیں، لیکن اس میں بچوں کو چاہیے کہ وہ ایک مسلمان معاشرہ میں زندگی بسر کرے جو اپنے دینی امور کا محافظ ہو اور اس کی شادی کا علم رکھتے ہوں تاکہ اس کے متعلق باتیں نہ کی جائیں، اور اگر اس کی حالت بہتر ہو تو وہ اپنے سابقہ خاوند والے علاقے

9 اور پھر اس کے لیے سب سے بہتر تو اللہ کی طرف رجوع اور عاجزی سے دعا کرنا کہ اللہ اس کی مشکلات میں آسانی پیدا کرے اور تنگی سے نکالے، ہم بھی اس کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ اسے اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق سے نوازے۔